مرثیۂ مربع

رکھتی ہے داغ غم شاہ نمایان آتش
بھڑکی جسدم خس و خاشاک ہی سوزان آتش
شمع کے بھیس مین رات کو نکوے گریبان آتش
کر نظر شعلے پہ ہی چاک گریبان آتش

سلگے اس غم سے کیا اپنے تئین خاک سیاہ
چشم دلسے کرو یارو ٹک اس غم کو نگاہ
پھیر یہ باد دیا ہوکے صبا کے ہمراہ
اپنے جس غم سے نت اٹھ دیتی ہی یون جان آتش

یہ الم کرنے مین اظہار زبان قاصر ہے
کونسا خالی ہی اب آگ سے دل ظاہر ہے
سوز غم عرش سے لے فرش تلک دائر ہے
ہوئی ہر جگہ جگر سنگ مین پنہان آتش

اسکی گردش سے یہ دیکھو ہو جو چرخ بے پیر
شفق اب اسکو نہ سمجھو ہوئی ہے دامنگیر
تشنہ لب آل نبی ذبح ہوئے بے تقصیر
جاکے گردون کی پلے خون شہ[illegible] آتش

تیغ جو آل نبی پہ یہ فلک نے سر کی
نہ رہا خانۂ دل جس مین نہ جا کر بھڑکی
دھڑ کو نے سر کی خبر اور نہ سر کو [illegible] کی
بسکہ اس غم کی ہوئی جگ مین [illegible] آتش

جگ مین بھسمنٹ ہوا اس گردش افلاک کا طور
موسی کو مرتبہ دربانی کا جن کے تھا اور
بے تمیزی کو زمانے کے تنک [illegible] غور
اونکے خرگاہ کی ہو گرد نگہبا[illegible] آتش

ہے روایت کہ حرم کو وہ لعین بعد قتال
کر سوار اونٹونپہ لے شام چلے [illegible] زوال
اور اسوقت یہ تھا تابش خورشید کا حال
برسے تھی چرخ سے گویا بہ بیابا[illegible] آتش

بے حجاب اونٹونپہ بیٹھی ہوئی روتی تھی خون
اور آتی تھی چلی سامنے سے ایسی لون
تشنگی سے تھی زبان سب کے دہن سے بیرون
جسکی ہو جائے حرارت سے گریزان آتش

تو دکھا حشر کا روز جو کیا آب طلب
پیاس سے ہوگئے اگر جان تمھاری بر لب
تو وہ ناری یہی کہنے لگے ہنس ہنس کر سب
ہم نہ دین آب تمھین دین ہمین کو دان آتش

تود کا طفل طرح پھول کے مرجھاتا تھا
آب کو دشمنون سے دے رحم کے آتا تھا
سینے مین اسکے کنول مان کا جلا جاتا تھا
دی رسالت کے جنھون نے گلستان آتش

ان غریبونپہ شب و روز یہ رہتا تھا عذاب
اسکو دیتے تھے لعین پینے کو گرم ایسا آب
تشنگی سے جو انھون مین کوئی ہوتا بیتاب
جوش مین جسکے برابر ہون چندان آتش

رتبہ تھا زین عبا کا جو سبھون سے مافوق
پیادہ وہ جائے تھا اور گرد سوار دنگے جوق

www.emarsiya.com

گرم یہ دھوپ کی تابش سے گلے میں تھا طوق
کہ اے طوق کہوں یا کہ گریبان آتش

وہ لعین درپئے ایذا تھے ہر اک جا اُسکے
تھی یہ شدت سے تپ اُسکو کہ ہوا تھا اُسکے
کرتے جاتے تھے ستم سر پہ وہ کیا کیا اسکے
خون کف پا کا پیے خار مغیلان آتش

تھی نظر چار طرف اُس کی بچشم پرنم
جوش خوناب دل اُسکے سے نے یہ مارا اُس دم
ناگہاں باپ کا سر نیزے پہ دیکھا جو علم
کہ برسنے لگی از دیدۂ گریان آتش

بھر کے اک آہ جگر سوز کہا وائے پدر
کچھ ترے حال سے میرا ہی نہیں داغ جگر
اے میں قربان ترے سر کے تراتن ہے کدھر
کرتی ہے غم کی دل فاطمہ بریان آتش

اُن دنوں کیلیے اخلاق نے کیا ملے شہ دین
ان سلوکوں سے جو پیش آئے ہیں تجھسے یہ لعین
بطن سے فاطمہ کے خلق کیا تیرے تئیں
سرد دوزخ کی مگر سمجھے ہیں سوزان آتش

سر ترا صبح سے نیزے پہ رہے ہے تا شام
تا سحر بیٹھ کے خالی کریں ہیں شیشۂ و جام
رات جب ہووے تو رکھ دیجے اسے گرد تمام
بھرتے ہیں گور میں اور اپنی لعینان آتش

جان حیدر تھا تو اور چشم پیمبر کا نور
ذبح واں ہوئے تو لے ساقی کوثر کے پور
کہتی تھیں تجکو بتول آہ جیتے کے سرور
نہ جہاں قطرہ ہو پانی کا فراوان آتش

بھائی میرا کیا شمشیر سے ملاعین نے ہلاک
پھٹے ہے سینہ تب اسطرح کہ جوں شعلہ ہو چاک
ماں مری آہ بھرا کرتی ہے ہو کر غمناک
کیا جگر ظلم کی تھا تیر کی پیکان آتش

جی مرا سوز تپ غم لیے بن ٹلتا ہے
استخواں یوں مرا ہر ایک پڑا جلتا ہے
تن مرا صبح نظر آتوں کو اب گلتا ہے
جسطرح دی ہو کسو نے پہ نیستان آتش

دست اعداء سے اگر بچ کے وطن جاؤنگا
طرح گھر جلنے کی گو داں نہ زباں لاؤں گا
گذری جو تجھ پہ وہ کس کس کو میں بتلاؤنگا
سمجھے کون اُسکو مگر ہووے زباندان آتش

سایہ انداز تھا جو گھر کہ صف محشر کا
تشنہ کا فر بھی نہ سنگ دیکھ سکیں جس گھر کا
صاحب اُسکا نہ دریغ آب رکھے کوثر کا
عوض آب دیں اس گھر کو مسلمان آتش

غارت و قتل نہ یاں کچھ سبب نالش ہے
بد یہ غم ہو کہ جہاں دختر آمرزش ہے
مال اور جان کی کب اپنے تئیں خواہش ہے
دیکھے اٹھ جائیں مگر نہ کہیں واں آتش

دیکھکر سر بستان باپ کا مطلب وہ اسیر
جسطرح شعلہ کی کھینچی ہو کسو نے تصویر
حال جانسوز کچھ اسطرح کرے تھا تقریر
سنکے رہ جائے یوں اُس حال ہو حیران آتش

www.emarsiya.com

چپ ہو سودا کہ شرر آب ہوا پتھر میں
جب محرم میں تو ماتم کے پڑھے گا گھر میں
اجر اس نظم کا دیوے گا خدا محشر میں
ہو گی اس مرثیے کے سوز پہ قربان آتش

مرثیہ دیگر

نہ قاسم کو مہندی کے لگانے کی نہ دی فرصت
نبی کو واسطے اُنکے بنانے کی نہ دی فرصت
سوائے عقد سر سہرا بندھانے کی نہ دی فرصت
غرض اک آن گردش نے زمانے کی نہ دی فرصت

بنا یہ وہ بیاہ اے یارو لگن کی رات کا مارا
کسو کو اُنکی شادی میں دہل دف اور نقارا
پڑا جو دشت غربت میں وطن سے ہو کے آوارہ
فلک نے جز سر و سینہ بجانے کی نہ دی فرصت

چلا جب واں جہاں سے آئے نہ پیغام ہوئے نامہ
اجل نے یہ کیا دیکھ اُنکو دولھن ساتھ ہنگامہ
نشان آستین دینے لگا وہ پھاڑ کر جامہ
کہ چلتے وقت چھاتی بھی لگانے کی نہ دی…

کروں کیا ذکر اُس نوشہ کے گھر شادی کے آنے کا
وہ جھوٹا ہی کریگا جو بیان شربت پلانے کا
بغیر از زخم کیا مذکور بھلا واں یار…
کسو کے حلق میں پانی چوانے کی نہ دی…

نہ تھی شادی نبی کے آل کی خانہ خرابی تھی
بجائے کس لیے اتنی اجل کو اضطرابی تھی
جو آیا اُنمیں مرنے کی اُسے اپنے تن…
کہ دولھا کو دولھن سے بیاہ لانے کی نہ د…

جو مہمان آئے تھے اُس بیاہ میں کھانے کو مہمانی
فلک نے آج تک کی جگ میں اُنکی مرثیہ خوانی
تڑپ کر پیاس کے مارے دیا جی سب…
بدھاوا ایکدم شادی میں گانے کی نہ د…

لگی ہے غم سے اس شادی کی آگ اسطرح چھاتی کو
عجب شادی ہوئی جسمیں غم نے نشہ کی ہر براتی کو
جلا شمع جسطرح کوئی دیے کے بیچ باتی کو
بغیر از زخم تن تک مسکرانے کی نہ دی فرصت

براتی بزم میں بیٹھے تھے ساری رات جاگے
طبق خون جگر کے تھے بھرے ہر ایک کے آگے
گلو کو میں اپنے اپنے خون سے سو ہے لگے بانکے
سوا اُنکی بھی ستم کیشوں نے کھانے کی نہ دی فرصت

نہ آئے باز وہ ملعون تہدید زبانی سے
سوا لوہو کے اُنکی بیاہ کے دن گرم پانی سے
نہ پھیرا کافروں نے منہ کو اُنکی تیغ جولانی سے
منڈھے کے بیچ نوشہ کو نہانے کی نہ دی فرصت

نہیں اس غم کی طاقت رو نکلی اب چشم گریاں میں
خبر سنتے براتی جو گیا نوشہ کی میدان میں
جگر کے ٹکڑے سمجھو اُنکی جگہ کرتے ہیں داماں میں
اجل نے اُنکو واں سے گھر تک آنے کی نہ دی فرصت

جب آئے اقربا سب زیر تیغ و دشنہ و خنجر
بجھے تب ظالمان نوشہ پہ شمشیر و سپہرے…

www.emarsiya.com